(صرف احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے)

ظہور امام مہدی

اور

شیعہ مسلک

ایچ ایم طارق

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بانی اسلام مخبر صادق حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض پیشگوئیوں کی بناء پر امت مسلمہ بالعموم ایک ایسے مصلح کی آمد کی قائل ہے جو مہدی کا لقب پا کر آخری زمانہ میں ظاہر ہوگا اور زمین کو عدل سے بھر دے گا اور اسلام کو دوسرے ادیان پر غالب کرے گا۔

مسلمانوں کا ایک بڑا گروہ شیعہ مسلک سے تعلق رکھتا ہے۔ ان کے نزدیک شیعہ کے بارہویں امام حضرت محمد علیہ السلام جو گیارہویں امام حضرت حسن عسکری علیہ السلام (متوفی ۲۶۰ھ) کے صاحبزادے تھے اور نو سال کی عمر میں دشمنوں کے خوف سے عراق کے علاقہ سامرہ کے شہر سرمن رای کے غار میں غائب ہو گئے اور ساڑھے گیارہ سو سال سے ابھی تک زندہ ہیں وہی امام مہدی بن کر آئیں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی آپ کے زمانہ میں اتریں گے اور آپ کی قیادت میں اسلام کی خدمت کریں گے۔

(تحفۃ العوام مع توثیقات علمائے کرام صفحہ ۲ شیخ غلام علی اینڈ سنز کشمیری بازار لاہور)

عام مسلمانوں سے جداگانہ اس شیعہ نقطہ نظر کا پس منظر دراصل اہل بیت اور غیر اہل بیت کے مابین خلافت اور امامت کا نزاع ہے جس کا آغاز خلافت بنی امیہ سے ہوا۔ عباسی دور میں یہ اختلاف اور بڑھا۔ پہلے محمد نفس زکیہ اس کی بھینٹ چڑھے' پھر عباسی خلیفہ متوکل کے زمانہ میں گیارھویں شیعہ امام حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کو حکومت کے خلاف سازش کے الزام میں گرفتار کیا گیا اور قتل کا منصوبہ بنایا گیا۔

(بحار الانوار اردو ترجمہ جلد ۹ صفحہ ۱۸۸ تا ۱۹۳ مترجم مولانا سید حسن امداد صاحب۔ امام بارگاہ مارٹن روڈ کراچی)

دراصل مخالفین آپ کو قتل کرکے آپ کی نسل مٹانا چاہتے تھے۔

(اکمال الدین واتمام النعمہ فی اثبات الرجعہ صفحہ ۳۸۵ مطبع حیدریہ نجف)

چنانچہ عباسی خلیفہ معتمد کے زمانہ میں بعمر ۲۹ سال زہر دلوا کر حضرت امام حسن عسکری کو شہید کیا گیا۔

(بحارالانوار اردو ترجمہ سید حسن امداد صاحب جلد ۹ صفحہ ۳۳۰ تا ۳۳۱ محفوظ بک ایجنسی امام بارگاہ مارٹن روڈ کراچی)

حضرت امام عسکری کے ہاں کوئی اولاد نہ ہوتی تھی۔ آپ فرماتے تھے کہ میرا ایک بیٹا ہوگا جو زمین کو عدل سے بھر دے گا۔

(بحارالانوار اردو ترجمہ سید حسن امداد صاحب جلد ۹ صفحہ ۳۳۳ محفوظ بک ایجنسی امام بارگاہ مارٹن روڈ کراچی)

چنانچہ جب آپ کی لونڈی صیقل نامی سے امام محمد پیدا ہوئے تو ان کے بارے میں امام حسن عسکری نے اپنے خاص مریدوں علامہ ابوسہل نوبختی وغیرہ کے سامنے یہ توقع ظاہر کی کہ آپ کا یہ بیٹا مہدی ہوگا۔

(بحارالانوار جلد ۱۳ فارسی ترجمہ مہدی موعود صفحہ ۴۰۷ باب ۲۳ دارالکتب الاسلامیہ طہران)

اسی توقع اور امید کی بنا پر آپ نے اس کا نام مؤمل بھی رکھا جس کے معنی ہیں ایسا وجود جس سے امیدیں وابستہ ہوں۔

(بحارالانوار اردو ترجمہ سید حسن امداد صاحب جلد ۹ صفحہ ۲۸۲ محفوظ بک ایجنسی امام بارگاہ مارٹن روڈ کراچی)

حکومت وقت کی عداوت کے پیش نظر امام حسن عسکری کی زندگی میں ہی اس بچے کی حفاظت کی خاطر انہیں روپوش کر دیا گیا۔ البتہ والد کی وفات پر وہ ان کا جنازہ پڑھانے کے لئے ظاہر ہوئے۔

(بحارالانوار اردو ترجمہ سید حسن امداد صاحب جلد ۹ صفحہ ۳۳۲ محفوظ بک ایجنسی امام بارگاہ مارٹن روڈ کراچی)

پھر روپوش ہو گئے۔ چنانچہ عباسی خلیفہ معتمد نے امام محمد کی تلاش کا حکم دیا اور دو سال تک ان کے والد کی میراث کی تقسیم کو بھی ملتوی رکھا مگر ان کا کوئی پتہ نہ ملا۔

(بحارالانوار اردو ترجمہ سید حسن امداد صاحب جلد ۹ صفحہ ۳۳۲ تا ۳۳۷ محفوظ بک ایجنسی امام بارگاہ مارٹن روڈ کراچی)

لیکن امام موصوف سے شیعہ ارباب اختیار کا رابطہ رہا۔ چنانچہ اصول کافی میں روایت ہے کہ حضرت امام حسن عسکری کی وفات کے بعد ہمارے اصحاب نے کہا کہ حضرت

صاحب الامر سے ان کا نام اور جگہ معلوم کی جائے تو امام صاحب سے جواب آیا کہ اگر تم نام معلوم کر دگے تو لوگ اسے شہرت دیں گے اور یہ ہمارے خاندان کے لئے مضر ہوگا اور مکان کا پتہ چل گیا تو چڑھ دوڑیں گے۔

(الشافی ترجمہ اصول کافی جلد دوم صفحہ ۲۸۵ باب حضرت کا نام لینے کی نہی - ظفر شیم پبلیکیشنز ٹرسٹ ناظم آباد کراچی - ۱۹۸۸ء)

روپوشی کے اس زمانہ کو جو ۶۰ سال سے ۷۰ سال تک بیان کیا جاتا ہے غیبوبت صغریٰ سے موسوم کیا جاتا ہے جس میں انکے مریدان خاص ان سے ملاقات کر کے توقیعات (تحریری احکامات) حاصل کرتے رہے۔ (اکمال الدین صفحہ ۴۱۸-۴۱۹ مطبع حیدریہ نجف)

یہ سلسلہ ۳۲۹ھ میں اختتام کو پہنچا جب امام صاحب کا یہ رابطہ بھی مریدوں سے منقطع ہوگیا جسے بعض موت کا نام دیتے ہیں - چنانچہ ایک مشہور شیعہ فاضل علامہ ابو سہل نوبختی (جو امام حسن عسکری کے مریدان خاص میں سے تھے) اور آپ کے ہم مسلک بعض لوگوں کا عقیدہ ہے کہ غیبوبت صغریٰ (یعنی زمانہ روپوشی میں) بارہویں امام حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کے صاحبزادے وفات پا چکے ہیں۔

(فہرست ابن الندیم (اردو ترجمہ) صفحہ ۳۲۸ ادارہ ثقافت اسلامیہ کلب روڈ لاہور)

گویا غیبوبت صغریٰ کے انقطاع یا خاتمہ سے مراد "امام غائب" کی طبعی موت ہے۔ مگر چونکہ امام غائب سے غیبوبت صغریٰ یا روپوشی کے اس زمانہ میں مہدی ہونے کا کوئی دعویٰ ظہور میں نہ آیا جس کی شیعہ امیدیں لگائے بیٹھے تھے تو ان کی وفات کے بعد آپ کے ماننے والوں میں یہ عقیدہ مشہور ہوگیا کہ وہ فوت نہیں ہوئے بلکہ پہلے سے بڑی غیبوبت میں چلے گئے جسے غیبوبت کبریٰ کا نام دیا جاتا ہے اور جس کے بارے میں شیعہ عقیدہ ہے کہ اس میں امام غائب تو لوگوں کو دیکھتے ہیں مگر لوگ ان کو نہیں دیکھ سکتے۔

(الشافی ترجمہ اصول کافی جلد ۲ صفحہ ۲۹۲ باب بیان غیبت ظفر الیم پبلیکیشنز ٹرسٹ ناظم آباد کراچی - ۱۹۸۸ء)

اور وہ غار میں زندہ موجود ہیں اور پیش گوئیوں کے مطابق مہدی بن کر لمبی غیبوبت کے بعد ظاہر ہوں گے۔ (اکمال الدین صفحہ ۳۴۸ مطبع حیدریہ نجف)

حقیقت یہ ہے کہ لمبی غیبوبت کے بعد امام غائب کے ظاہر ہونے سے مراد دراصل فیج اعوج کے لمبے وقفہ اور دور ضلالت کے بعد ان کا ظہور تھا ورنہ امام غائب کے اپنے زمانہ کی طبعی عمر پانے کے بعد زندہ موجود ہونے کا عقیدہ بھی حضرت عیسٰی علیہ السلام کے آسمان پر زندہ موجود ہونے کی طرح کا عقیدہ ہے اور یہ دونوں عقیدے دراصل تیسری صدی کے بعد کے اس تاریک دور کی پیداوار ہیں جس کے بارے میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا تھا کہ وہ فتنہ وفساد کا دور ہے اور اس زمانہ کے لوگوں کا میرے ساتھ اور میرا ان کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔

(اکمال الدین صفحہ ۲۶۴ مطبع حیدریہ نجف)

امر واقعہ یہ ہے کہ ساڑھے گیارہ سو سال سے امام غائب کے غار میں زندہ موجود ہونے اور حضرت عیسٰی علیہ السلام کے انیس سو سال سے آسمان پر زندہ موجود ہونے کا عقیدہ نہ صرف خلاف سنت الٰہی اور خلاف عقل ہے بلکہ خلاف قرآن بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں نبی کریم ﷺ کو مخاطب کر کے فرماتا کہ ہم نے آپ سے پہلے کسی انسان کو ہمیشگی اور غیر طبعی عمر نہیں بخشی پھر آپ فوت ہو جائیں تو دوسرے کیسے غیر طبعی عمر پا سکتے ہیں۔ (الانبیاء:۹)

اور پھر قرآن شریف یہ فیصلہ بھی سناتا ہے کہ جو مر جائیں وہ کبھی دنیا میں واپس نہیں آتے۔ (الانبیاء:۹۶)

پس حضرت عیسٰی علیہ السلام ہوں یا امام غائب ان کی جسمانی واپسی کا عقیدہ خلاف قرآن بھی ہے اور خلاف عقل بھی۔ قرآن شریف سے ہمیں یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ نبی اور امام کا کام خدا کے حکم سے ہدایت دینا ہوتا ہے (الانبیاء:۷۴) اور خدا کا پیغام پہنچانے میں وہ ہرگز خوف نہیں کھاتے (الاحزاب:۴۰) اس کے باوجود اگر کوئی امام زندہ ہوتے ہوئے غائب ہے اور اپنی قوم میں ہدایت اور امامت کا کام انجام نہیں دے رہا اور دشمن کے خوف سے روپوش ہے تو وہ قطعاً امام کہلانے کا مستحق نہیں

ہے۔دراصل آئمہ اہل بیت نے بھی جو بارھویں امام کی شکل میں امام مہدی کی خبر دی تو ان سے مراد ان جیسے ایک وجود کی آمد تھی۔

چنانچہ امام جعفر صادق فرماتے ہیں کہ مہدی کو قائم اس لئے کہتے ہیں کہ وہ مرنے کے بعد کھڑا ہوگا۔

(بحار الانوار جلد ۱۳ صفحہ ۷)

یعنی اس امام کے ہمرنگ ایک اور امام آئے گا جو روحانی لحاظ سے اس کا ہم نام اور ہم خاصیت ہوگا۔لیکن پیشگوئی میں مخفی یہ نکتہ عوام نے نہ سمجھا اور امام کے ظاہراً غار میں صدہا برس سے زندہ موجود ہونے کا اعتقاد کرلیا۔یہ لوگ آج بھی غار کے دھانے پر جاکر ''اُخْرُجْ یَا مَوْلَانَا'' کی بے قرار التجائیں کرتے ہیں کہ اے ہمارے آقا! تشریف لائیے مگر گزشتہ ساڑھے گیارہ سو برس میں انہیں کوئی جواب نہیں آیا سوائے مایوسی کے اس جواب کے جو وہ غار گیارہ صدیوں سے بزبان حال کہہ رہا ہے کہ اس غار سے اب کوئی نہیں کوئی نہیں آئے گا۔

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر غار والا امام غائب مہدی نہیں تو پھر کون ہے؟ اور کب آئے گا؟ اس کا جواب سورہ جمعہ کی آیت ''وَّاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ'' کی تفسیر کرتے ہوئے ہمارے پیارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے آج سے چودہ سو سال پہلے فرمایا تھا جب آپ سے سوال کیا گیا تھا کہ یا رسول اللہ! یہ آخرین کون ہیں جن میں آپ کی دوسری بعثت ہوگی۔آپ نے حضرت سلمان فارسیؓ کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا کہ جب ایمان ثریا پر چلا جائے گا تو سلمان کی قوم میں سے بنو فارس اسے واپس لائیں گے۔

(تفسیر مجمع البیان از علامہ طبری زیر آیت وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ الجمعہ۴)

اور یہ عجمی لوگ ہیں جن میں اللہ تعالیٰ امام مہدی کو دین کے زندہ کرنے اور ایمان قائم کرنے کے لئے بھیجے گا۔اس کافی وشافی جواب نے یہ مسئلہ بھی حل کردیا کہ امام مہدی کے اہل بیت ہونے سے محض ظاہری اور خونی رشتہ مراد تھا یا روحانی اور دینی رشتہ و تعلق مقصود تھا

کیونکہ ایک طرف نبی کریم ﷺ نے ثریا سے ایمان لانے والے کو سلمان کی قوم میں سے قرار دیا تو دوسری طرف فرمایا کہ سلمان اہل بیت میں سے ہے۔

(تفسیر مجمع البیان از علامہ طبری زیر آیت انّه لَیْسَ مِنْ اَهْلِکَ ہود: ۴۷)

بلا شبہ اس ارشاد رسول میں اس دینی روحانی تعلق ہی کی طرف اشارہ ہے جس کے بارے میں حضرت امام جعفر صادق فرماتے ہیں کہ تم میں سے جو شخص بھی تقویٰ اختیار کرے اور اصلاح کرے وہ اہل بیت میں سے ہے اور امام محمد باقر فرماتے ہیں کہ جو ہم سے محبت کرے وہ اہل بیت میں سے ہے۔

(کتاب الصافی زیر آیت فَمَنْ تَبِعَنِی فَاِنَّهٗ مِنِّیْ ابراہیم ۳۷)

پس قرآن شریف کی زبان اور روحانی اصطلاح میں اہل بیت کا محاورہ تمام مومنوں اور امتیوں کیلئے استعمال ہوتا ہے چنانچہ حضرت امام باقر اور امام جعفر صادق نے سورہ احزاب کی آیت "وَاَزْوَاجه اُمّهَا تُهُمْ" کی یہی تشریح کی ہے کہ ازواج رسول مومنوں کی مائیں اور نبی مومنوں کا باپ ہے۔ (تفسیر صافی زیر آیت وَاَزْوَاجه اُمّهَا تُهُمْ۔ الاحزاب: ۷)

گویا تمام مومن اور متقی آل رسول میں شامل ہیں جب کہ غیر صالح لوگ ظاہراً اہل بیت ہو کر بھی حقیقی اہل بیت نہیں رہتے جیسے پسر نوح کو اس کی بدعملی کی وجہ سے اہل بیت سے خارج کر دیا گیا۔ (ہود: ۴۷)

اس ساری بحث سے دو باتیں واضح ہیں۔ اول یہ کہ آخرین میں ایمان قائم کرنے والا وجود عربی نہیں ہوگا عجمی ہوگا لہذا محمد بن حسن عسکری وہ مہدی نہیں ہو سکتے۔ دوسرے آنے والے مہدی کے لئے ظاہراً اہل بیت میں ہونا ضروری نہیں امتی ہونا کافی ہے۔ ہاں سیرت و اخلاق میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی وجہ سے روحانی لحاظ سے وہی حقیقی اہل بیت میں شمار ہوگا۔ (بحار الانوار عربی جلد ۱۳ صفحہ ۷ ادار الطباعہ حاجی ابراہیم تبریزی)

قرآن شریف اور احادیث سے امام مہدی کی آمد کے زمانے پر یہ روشنی پڑتی ہے کہ وہ

ایمان کے اٹھ جانے اور فتنہ وفساد کے زمانے میں آ کر امن اور ایمان قائم کرے گا۔ چنانچہ امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں امام مہدی لوگوں کی غفلت کے وقت ظاہر ہوگا اور حق کے مٹ جانے اور ظلم کے غالب آ جانے کے وقت ظاہر ہوگا۔

(بحار الانوار جلد ۱۳ صفحہ ۳۰)

جب کہ بارہ اماموں کے بارے میں آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ان کے وقت میں اسلام غالب رہے گا۔ لَایَزَالُ اَمْرُاُمَّتِی ظَاھِرًا حَتّٰی یَمْضِیَ اثْنَتٰی عَشَرَ خَلِیْفَۃً" (اکمال الدین صفحہ ۲۶۸)

گویا بارہ اماموں کے گزر جانے کے بعد امت پر زوال شروع ہوگا۔ پس بارہویں امام کا تو غلبہ اسلام کے دور میں آنا مقدر ہے جب کہ امام مہدی نے اسلام کے تنزل کے وقت اسے غالب کرنے کیلئے آنا تھا۔ اس لئے شیعہ کا بارہواں امام مہدی نہیں ہوسکتا۔

اہل شیعہ آخری زمانہ میں امام مہدی کے ساتھ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے نازل ہونا بھی تسلیم کرتے ہیں حالانکہ قرآن شریف صاف طور پر تمام انبیاء بشمول عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کا اعلان کرتا ہے۔ چنانچہ فرمایا کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ایک رسول ہیں اور آپ سے پہلے تمام رسول وفات پا چکے ہیں۔ پس کیا اگر آپ فوت ہو جائیں یا قتل کر دیئے جائیں تو کیا (اے مسلمانو!) تم دین سے پھر جاؤ گے۔ (آل عمران: ۱۴۵)

اور یہ جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دوبارہ بعثت کی پیش گوئی ہے وہ بھی دراصل ان کی مثالی رنگ میں آمد سے تعلق رکھتی ہے یعنی آپ جیسے روحانی کمالات رکھنے والا ایک شخص آخری زمانہ میں ظاہر ہوگا۔ قرآن شریف میں بھی اس کی مثال موجود ہے جہاں اللہ تعالیٰ بنی اسرائیل کو اپنی نعمتیں گنواتے ہوئے فرماتا ہے کہ ہم نے آل فرعون سے تمہیں نجات دی اور فرعون کو لشکر سمیت غرق کر دیا اور تم پر بادلوں کا سایہ کیا اور تمہارے لئے من وسلویٰ اتارا اب اگر ان آیات کے ظاہری معنی کئے جائیں تو ماننا پڑے گا کہ جن کو آل فرعون سے نجات دی گئی وہ آنحضرت ﷺ کے زمانہ تک زندہ تھے یا مرنے کے بعد پھر زندہ ہو کر آ گئے تھے یا پھر محاورہ زبان

کے مطابق یہ سمجھا جائے کہ مجازی طور پر یہ ان کی نسل سے خطاب ہے جو اپنے آباء واجداد کے کاموں پر راضی ہیں گویا یہ وہی ہیں۔ یہی مثال انفرادی رنگ میں ابن مریم کے دوبارہ آنے کی ہے۔ چنانچہ سورہ نور کی آیت استخلاف نمبر ۵۶ میں بھی امت میں بنی اسرائیل کی طرح خلفاء پیدا ہونے کی خبر دی گئی ہے۔ حضرت امام زین العابدین کے نزدیک یہی خلیفہ امام مہدی ہوگا جس کا آیت استخلاف میں ذکر ہے۔

(تفسیر مجمع البیان از علامہ طبری زیرآیت وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ آمَنُوْا ۔ النور:۵۶)

اسی طرح سورہ توبہ کی آیت ۳۳ ''لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّهٖ'' سے بھی ائمہ اثنا عشریہ امام مہدی کا ظہور مراد لیتے ہیں جو اسلام کو تمام ادیان پر غالب کریں گے۔

(تفسیر قمی وتفسیر صافی زیرآیت هُوَالَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی ۔ توبہ:۳۳)

پس عیسیٰ بن مریم ہی دراصل وہ خلیفہ اور مہدی ہیں جنہوں نے امت میں پیدا ہو کر امام بننا تھا اور جن کے بارے میں رسول اللہ نے یہ خبر دی تھی کہ وہ حکم عدل بن کر ظاہر ہوں گے۔

(بحار الانوار جلد ۱۳ باب زمانہ صفحہ ۱۹۷)

اس حدیث میں دنیا میں عدل کرنے والے کا نام عیسیٰ بتایا گیا ہے۔ حالانکہ حدیثوں میں یہ مہدی کا کام بیان ہوا ہے۔ آخری زمانہ میں آنے والے اس امام مہدی کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ لمبی غیبوبت کے بعد وہ انبیاء کے کمالات وصفات کا ذخیرہ لے کر آئے گا۔ (بحار الانوار جلد ۱۳ صفحہ ۷ باب ماورد من اخبار اللّٰہ)

حضرت امام باقر علیہ السلام نے یہ پیش گوئی فرمائی کہ وہ مہدی آدم، نوح، موسیٰ، عیسیٰ اور محمد ﷺ اور آئمہ اہل بیت ہونے کا دعویٰ کرے گا۔ (بحار الانوار جلد ۱۳ صفحہ ۲۰۲)

گویا تمام انبیاء کی صفات اور اخلاق اور برکات سے حصہ پائے گا اور عیسیٰ نام سے اس امام کو خاص اس لئے کیا گیا کہ اپنے زمانہ کے لحاظ سے وہ سب سے زیادہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے مشابہ اور ان کی طرح چودھویں صدی کے سر پر ظاہر ہونے والا تھا۔

پس دراصل ایک ہی امام ہے جس کا آخری زمانہ میں اقوام عالم میں انتظار ہونا تھا اور اسے مسیح ابن مریم اور مہدی کے القاب سے نوازا جانا تھا۔ باقی جہاں تک اس کے نام کا تعلق ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے حبیب اور خلیل محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تاکید کی ہے کہ کسی کو بھی امام مہدی کا نام نہ بتاؤں یہاں تک کہ وہ مبعوث ہو۔

(بحارالانوار جلد ۱۳ صفحہ ۸)

پس مہدی کے جتنے نام شیعہ روایات میں بیان ہوئے ہیں وہ سب صفاتی ہیں کیونکہ ذاتی نام بیان کرنے سے ممانعت فرمادی گئی۔

گزشتہ زمانے میں جہاں تک ممکن ہے نظر ڈال کر دیکھیں ایسا کوئی دعویدار نظر نہیں آتا جس نے زمانے کی ضرورت کے وقت مسیح اور مہدی ہونے کا دعویٰ بھی کیا اور نبی کریم ﷺ کی بیان فرمودہ تمام علامات اس کے وجود میں پوری ہوتی نظر آتی ہوں۔ سوائے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کے جنہوں نے چودہویں صدی کے سر پر مسیح و مہدی ہونے کا دعویٰ فرمایا۔ آپ کی ولادت جمعہ کو ہوئی جیسا کہ شیعہ مسلک کی پیش گوئیوں میں تھا۔

(بحارالانوار جلد ۱۳ صفحہ ۱۷۳)

مہدی کے بارے میں پیش گوئی تھی کہ اللہ تعالیٰ ایک رات میں اس کی اصلاح کرے گا۔ (بحارالانوار جلد ۱۳ صفحہ ۲۱)

اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا صاحب کو ایک رات میں عربی زبان کے چالیس ہزار مادے سکھلا دیے جس کے نتیجہ میں عجمی ہو کر آپ نے فصیح عربی زبان میں قرآنی نکات و معارف پر مشتمل ۲۵ کتب تصنیف فرمائیں۔

مہدی کی ایک علامت یہ تھی کہ اسے اس طرح خلافت ملے گی کہ ایک سنگی خون بھی نہیں بہایا جائے گا۔ (ناسخ التواریخ جلد ۱ کتاب اول صفحہ ۱۸۵۔۱۸۶)

چنانچہ حضرت مرزا صاحب نے امن و آشتی کے ساتھ جہاد بالقرآن اور جہاد بالقلم کا

حق ادا کر کے دکھادیا۔

امام مہدی کی ایک علامت یہ تھی کہ وہ کتاب اللہ اور سنت کے علم کی کان ہوگا۔

(بحار الانوار جلد ۱۳ باب صفاتہ علیہ السلام صفحہ ۹)

یہ علامت بھی حضرت مرزا صاحب کی ۸۰ سے زائد کتب سے ظاہر و باہر ہے جو دنیا کو حق و صداقت کی طرف دعوت دے رہی ہے۔

مہدی کے دو عظیم الشان گواہ چاند اور سورج مقرر کئے گئے تھے کہ جن کو رمضان کے مہینہ میں خاص تاریخوں میں گرہن لگنا تھا۔ (فروع کافی کتاب الروضہ صفحہ ۱۰۰)

سو یہ نشان بھی ۱۳۱۱ ہجری مطابق ۱۸۹۴ء بڑی شان کے ساتھ پورے ہوئے۔

(سول اینڈ ملٹری گزٹ ۷ اپریل ۱۸۹۴ء لاہور)

ان تمام علامات کے حضرت مرزا صاحب کے وجود میں پورا ہو جانے کے بعد شیعہ بھائیوں کے لئے لمحہ فکریہ ہے۔ کہ کہیں وہ اس مسیح و مہدی کا انکار تو نہیں کر رہے۔ جس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ اس کا انکار میرا انکار اور اس کی تصدیق میری تصدیق ہے۔

(بحار الانوار جلد ۱۳ صفحہ ۱۷)

ہاں وہ امام جس کے بارے میں آپؐ نے تاکیدی ہدایت فرمائی تھی کہ جب اسے دیکھو تو اس کی بیعت کرنا خواہ برف کے تودوں پر گھٹنوں کے بل چل کر اس کے پاس جانا پڑے کیونکہ وہ اللہ کا خلیفہ مہدی ہے۔ (بحار الانوار جلد ۱۳ صفحہ ۲۱)

پس اس مہدی کو یوں جا کر سلام پہنچانا کہ اے علم کی کان اور رسالت کے سبط تجھ پر سلام۔ (بحار الانوار جلد ۱۳ باب صفاتہ صلواۃ اللہ علیہ صفحہ ۹)

پس اٹھو اور سلام کہو اس مہدی دوراں کو اور فدا کر دو اپنے جان و مال اس مسیح زماں پر جس کا سب کچھ اپنے آقا و مولا محمد مصطفیٰ ﷺ اور آل رسول پر قربان ہے۔ جو بڑے فخر سے یہ اعلان کرتا ہے۔

جان و دلم فدائے جمال محمد است
خاکم نثار کوچہ آل محمد است

(مجموعہ اشتہارات جلد اصفحہ ۹۷)

میری جان و دل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جمال پر فدا ہے اور میری خاک آل محمد کے کوچہ پر نثار ہے۔

ہاں وہی جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کو رحمان خدا کے سب سے زیادہ محبوب بندوں میں سے اور اپنے زمانے کا سردار اور شیر خدا مانتا ہے۔

(سر الخلافہ روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۳۵۸)

وہی جو حضرت فاطمہ کو مادر مہربان جانتا ہے۔

(براہین احمدیہ جلد چہارم روحانی خزائن جلد اصفحہ ۵۹۹ حاشیہ در حاشیہ)

وہ جو حضرت امام حسین کو سرداران بہشت میں سے سمجھتا ہے اور حضرت امام کے تقویٰ اور صبر اور استقامت اور زہد اور عبادت کو اپنے اور اپنی جماعت کے لئے اسوہ حسنہ قرار دیتا ہے۔

(مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ ۵۴۴)

جس کے نزدیک ''آئمہ اثنا عشر نہایت درجہ کے مقدس اور راست باز اور ان لوگوں میں سے تھے جن پر کشف صحیح کے دروازے کھولے جاتے ہیں''۔

(ازالہ اوھام روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۳۴۴)

جس کا موقف ہے کہ شیعہ کی روایات کی بعض سادات کرام کے کشف لطیف پر بنیاد معلوم ہوتی ہے۔ (ازالہ اوھام روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۳۴۴)

اور وہ ان روایات کی یہ خوبصورت تاویل کرتا ہے کہ ''بالکل قرین قیاس ہے کہ جو بعض اکابر آئمہ نے خدا تعالیٰ سے الہام پا کر اس مسئلہ کو اسی طرز اور اسی اصل سے بیان کیا ہو جیسا کہ ملاکی کی کتاب میں ملاکی نبی نے ایلیا نبی کے دوبارہ آنے کا حال بیان کیا تھا اور جیسا کہ مسیح کے دوبارہ

آنے کا شور مچا ہوا ہے اور در حقیقت مراد صاحب کشف کی یہ ہوگی کہ کسی زمانہ میں اس امام کے ہم رنگ ایک اور امام آئے گا جو اس کا ہم نام اور ہم قوت اور ہم خاصیت ہوگا''

(ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۳۴۴)

پس اس مہدی کی سنو جو یہ منادی کر رہا ہے۔

اسْمَعُوْا صَوْتَ السَّمَاءِ جَاءَ الْمَسِيْحُ جَاءَ الْمَسِيْحُ

نیز بشنو از زمین آمد امام کامگار

ابن مریم ہوں مگر اترا نہیں میں چرخ سے

نیز مہدی ہوں مگر بے تیغ اور بے کارزار

میں وہ پانی ہوں کہ آیا آسماں سے وقت پر

میں وہ ہوں نور خدا جس سے ہوا دن آشکار

(براہین احمدیہ جلد پنجم روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۱۴۲ تا ۱۴۵)

Printed & Published by: Silverlinks Lahore.